

حرف جارہ (Prepositions) اور حروف ندا (Interjections)

1- حروف جارہ: وہ حروف جو صرف اسم پر داخل ہوتے ہیں اور اسے جردیتے ہیں اسی لیے انہیں حروف جارہ کہتے ہیں اور اس اسم کے آخری حرف جس پر جرائے اُسے مجرور کہتے ہیں اور وہ اسم حالت جری میں ہوتا ہے۔ اگر اسم معرفہ ہو تو ایک جری یعنی زیر اور اگر نکرہ ہو تو دو زیر دیتے ہیں۔ ان کی تعداد سترہ (17) ہے۔ باؤ، تاء، کاف، لام، واؤ، ميم، نون، هاء، زب، حاء، من، عذ، ف، عن، علی، علی، الی۔ مگروس زیادہ مشہور ہیں

۱- باؤ (ساتھ) جیسے کَلْبُکَ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم کے ساتھ لکھا)۔ اَمِنْتُ بِاللّٰهِ (میں اللہ کے ساتھ یا پر ایمان لایا)۔

۲- ۳- تاء، واؤ (قسم کی قسم) یہ تینوں قسم کیلئے استعمال ہوتے ہیں جیسے: وَاللّٰهِ، بِاللّٰهِ، قَالَهُ (اللہ کی قسم) جیسے مزارات اُحد پر دعا کے بعد نمبر پر حضور ﷺ نے فرمایا: وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرَکُوْا بِغَدِی (اللہ کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں کی تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے) الصّحیح البخاری

(179:1)

۴- کاف (کی طرح) پیشیہ کیلئے آتی ہے جیسے: زَيْدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر کی طرح ہے) مَثَلٌ کَلِمَةٌ طَیْبَةٌ کَشَحْرَفٍ طَیْبَةٍ۔ (24:14)

۵- لام (کے لیے) کسی کی ملکیت ظاہر کرنے کیلئے آتا ہے جیسے: اَلْمَالُ لِذَیْدٍ (یہ مال زید کے لیے ہے) اَلْمَلِکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۶- ۷- ميم، نون (سے، since) ایک خاص عرصہ اور مدت بتانے کیلئے آتے ہیں جیسے: مَا رَأَیْتُهُ مُنْذُ (اُوْمُنْذُ) شَهْرِ رَمَضَانَ (میں نے اسے ماہ رمضان سے نہیں دیکھا۔ مَا رَأَیْتُهُ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ یَا مُزَیْیَمُ الْجُمُعَةِ۔

۸- ۱۰- هاء، حاء، حاء (سوائے) استیفاء کیلئے آتے ہیں جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ خُلَا (زید کے سوا سب لوگ آئے)۔

۱۱- زب (بہت کم یا بہت زیادہ) اندازہ بتانے کیلئے جیسے: زُبُّ رَجُلٍ صَالِحٍ لَقِیْتُ (میں بہت سے نیک بزرگوں سے ملا)۔ زُبُّ عَالَمٍ یَعْمَلُ بِعِلْمِهِ (بہت کم عالم ہیں جو اپنے علم پر پورا عمل کرتے ہیں)۔

۱۲- ۱۳- من (سے) جیسے: خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ (میں گھر سے نکلا) مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى۔

۱۴- علی (یہاں تک کہ) الی (تک) یہ دونوں حروف انتہا کو بتانے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے: جِئْتُ مَطْلَعِ الْفَجْرِ (وہ رات فجر طلوع ہونے تک ہے)۔

۱۵- فی (میں) یہ ظرف زمان یا مکان کے معنی دیتا ہے۔ جیسے: فِی قُلُوْبِهِمْ مَّرْصُ (ان کے دلوں میں بیماری ہے) زَیْدٌ فِی الدَّارِ (زید گھر میں ہے)۔

۱۶- عن (سے) جیسے: زَوَى الْحَدِیْثِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔ خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ (میں شہر سے نکلا)۔

۱۷- علی (پر) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ۔ (7:2)

2- حروفِ ندا اور مُنَادِی (The vocative noun):

مُنَادِی کا لفظِ ندا سے مشتق ہو کر بنا ہے۔ ندا کا لغوی معنی پکارنا اور بُلا نا ہے اور وہ اسم جس کو پکارا جائے اُسے مُنَادِی کہتے ہیں۔ عربی زبان میں کسی کو پکارنے کیلئے کہتے ہیں یا زَیْد (اے زید)۔ یہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں)۔ اس میں زید مُنَادِی ہے اور حرفِ یا تنبیہ کیلئے اُسے اَدْعُوْ فَعْلٌ تَحْذُوف کا قائم مقام ہوتا ہے۔ حروفِ ندا یہ چھ ہیں۔ اِیَا، اَیَا، اَیَا، اَیَا، اَیَا، اَیَا

۱- اِیَا، ۲- اَیَا، ۳- اَیَا، ۴- اَیَا، ۵- اَیَا، ۶- اَیَا

۱۔ منادئ کا اعراب (The declension):

۱۔ اَگَرْمَادِیْ مَعْرُفٌ یَا کَرَمَعِینَ ہو تو معنی پر رفع ہوتا ہے جیسے: یَا زَیدُ۔ یَا رَجُلُ۔ یَا مُسْلِمُونَ۔ یا رَجُلَانِ وغیرہ

۲۔ اَگَرْمَادِیْ مَضَافٌ، مثلاً: بِمَضَافٍ (یعنی جوابِ نامعنی دینے میں دوسرے کلمے کا محتاج ہو) یا کَرَمَ غَیْرِ مَعِینَ ہو یعنی (جیسے کوئی ناپیدا آدمی مدد کیلئے کسی کو پکارے) تو منادئ تینوں صورتوں میں منصوب ہوگا جیسے: ۱۔ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ) ۲۔ یَا حَالِیْبَ لَیْلِیْمَ (اے علم کو حاصل کرنے والے) اور جسے کہتے ہیں یَا رَا کِعَا عَلٰی الْفَرَسِ (اے گھوڑے پر سوار ہونے والے) ۳۔ یَا رَجُلًا خَذَّ بِیْدِیْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑے)۔

۳۔ منادئ مَعْرُفٌ یا اَللّٰہُ: اَگَرْمَادِیْ بِرِ الْف لام ہو تو حرفِ نداء اور منادئ کے درمیان مذکر کیلئے اُنْہَا اور مؤنث کیلئے اُنْہَا کا لفظ بڑھا دیتے ہیں جیسے:

۱۔ یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ (اے نبی ﷺ) ۲۔ یَا اَیُّہَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ (اے مطمئن روح/جان)

۴۔ لفظ اللہ کے لیے صرف یَا آتا ہے جیسے یَا اللّٰہُ لیکن دعا کیلئے کبھی یا کہیم مشدّد میں بدل کر آخر میں لے گئے اور اَللّٰہُمَّ بن گیا (اے اللہ)۔

۵۔ کبھی حرفِ نداء کو جلدی۔ سخاوت یا ہمدت شوق کی وجہ سے حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے: السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ (آپ پر سلام ہو۔ اے پیارے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں)۔ قرآن پاک میں ہے: یُوسُفُ اَعْرِضْ هٰذَا (اے یوسف اس بات سے درگزر کرو)۔

۶۔ کبھی منادئ کے آخری حرف کو تخفیف یعنی آسانی کیلئے گرا دیتے ہیں اسے ترخیم منادئ کہتے ہیں جیسے: یَا فَاطِمَةُ کی بجائے یَا فَاطِمَہُ اور یَا عَبَّاسُ کی بجائے یَا عَبَّاسُ وغیرہ۔

۷۔ جب حرفِ نداء کے بعد غلام۔ رَبُّ۔ عَبْدُ۔ اُمُّ۔ صابِتٌ وغیرہ کے الفاظ یا بے مُتکَلِّم کی طرف مضاف ہوں تو ان کو پڑھنے کے مندرجہ ذیل چار طریقے ہیں: ۱۔ یَا غُلَامِ ۲۔ یَا غُلَامِی ۳۔ یَا غُلَامُ ۴۔ یَا غُلَامَا اور کبھی اپنی اور اُمّی کی کی کو ت کمزور سے بدل دیتے ہیں جیسے:

یَا اَبَتِ (اے میرے باپ) یَا اُمّتِ (اے میری ماں)۔

۸۔ کبھی مشکل میں، تکلیف میں توشل یا استغاثہ کیلئے اور کسی کے غم میں اُسے رُو کر پکارنے کیلئے یا اور واکہ ساتھ پکارا جاتا ہے جیسے جنگوں میں مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے حضرت خالد بن ولیدؓ نے جب یمامہ میں حضور ﷺ کو پکارا: ثُمَّ نَادٰی بِشُعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ یَا مُحَمَّدَا (الہدایہ) (انہوں نے مسلمانوں کے مخصوص طریقے کے مطابق پکارا۔ یا رسول اللہ! مدد کیجئے)۔ جیسے ایک ناپینا صحابی حضرت عثمان بن حنیفؓ کو حضور ﷺ نے اپنے وسیلے سے دعا کی تلقین فرمائی کہ یوں کہو۔ یَا مُحَمَّدِیْ اِنِّیْ قَدْ تَوَشَّعْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا یوں کہنا ہو گیا تو انہوں نے پکارا یَا مُحَمَّدَا۔ تو وہ صحیح ہو گئے۔ اسی طرح منادئ مندوب غم کیلئے جیسے وَ اَحْسِبْنِیْ بِحِیْ وَ اَحْسِبْنَا اور کبھی وَ اَحْسِبْنَا آتا ہے۔ (ہائے حسین)

نوٹ: انہی اور ہمزہ مفتوحہ (ز) نزدیک سے پکارنے کیلئے۔ اِیَا اور ہِیَا دور کیلئے اور یا عام ہے جیسے چاہئے پکاریں۔

مشق نمبر 1: قرآن حکیم میں سے دس حروف جارہ کی نئی مثالیں اور منادئ کی پانچ مثالیں تلاش کریں۔

مشق نمبر 2: بتائیں مندرجہ ذیل منادئ کی کوئی اقسام ہیں اور ان کا اعراب کیا ہوگا۔ ۱۔ یَا مَیْرَمَ۔ ۲۔ یَا غُلَامَ۔ ۳۔ یَا سَافِرَ اِلَی الْاَحْوَ۔

۴۔ یَا اَخْلَ الْکَلْبَ۔ ۵۔ یَا نِسَاءَ الْبَنٰی ۶۔ یَا اُنْہَا الرُّسُوْلُ ۷۔ یَا عَبَادِی ۸۔ یَا سَارِیَہُ اِلَی الْبَحْلِ ۹۔ یَا رَجُلُ ۱۰۔ یَا اللّٰہَ۔

مشق نمبر 3: مندرجہ بالا مثالوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔